Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

فون ۴۲۹

اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم اتوار

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۶۷/۳۲ | ۲۸ جمادی الاول ۱۳۹۹ھ ۲۷ ہجرت ۱۳۵۸ہش ۲۷ مئی ۱۹۷۹ء | نمبر ۱۰۲

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۲۷ ہجرت۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ

احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ رکھے، برکتوں سے معمور لمبی زندگی عطا فرمائے اور ہر طرح حضور کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

بحرِ عرفان کے موتی اور جوامع الکلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کن الفاظ میں درود بھیجا جائے؟

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:۔

اِنَّ اللّٰہَ وَ مَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوۡنَ عَلَی النَّبِیِّ ؕ یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا صَلُّوۡا عَلَیۡہِ وَ سَلِّمُوۡا تَسۡلِیۡمًا (احزاب ۵۷)

ترجمہ:۔ اللہ تعالیٰ یقیناً اس نبی (یعنی حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم) پر اپنی رحمت نازل کر رہا ہے اور اس کے فرشتے بھی (یقیناً اس کیلئے دعائیں کر رہے ہیں) پس اے مومنو! تم بھی اس نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) پر درود بھیجتے رہا کرو اور (خوب جوش و خروش کے ساتھ) ان کیلئے سلامتی مانگتے رہا کرو۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم:۔

وَعَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدِ الْبَدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: اَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِیْ مَجْلِسِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فَقَالَ لَہٗ بَشِیْرُ بْنُ سَعْدٍ: اَمَرَنَا اللّٰہُ اَنْ نُصَلِّیَ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَکَیْفَ نُصَلِّیْ عَلَیْکَ؟ فَسَکَتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی تَمَنَّیْنَا اَنَّہٗ لَمْ یَسْأَلْہُ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قُوْلُوْا: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ، وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ وَالسَّلَامُ کَمَا قَدْ عَلِمْتُمْ۔" (مسلم)

ترجمہ: حضرت ابومسعود بدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ہم حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی مجلس میں تھے تو آپ سے حضرت بشیر بن سعدؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے ہم کو حکم دیا ہے کہ ہم آپ پر درود بھیجیں تو ہم کس طریقہ سے آپ پر درود بھیجیں؟ تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سکوت فرمایا یہاں تک کہ ہم یہ تمنا کرنے لگے (کہ کاش) بشیر بن سعدؓ نے آپ سے (اس وقت) یہ سوال نہ کیا ہوتا، پھر (کچھ دیر کے بعد) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کلمات پڑھا کرو "اللّٰھم صلِّ علیٰ محمد و علیٰ آل محمد کما صلیت علیٰ ابراہیم وبارک علیٰ محمد و علیٰ آل محمد کما بارکت علیٰ آلِ ابراہیم انک حمید مجید" اور سلام اسی طریقہ سے بھیجا کرو، جیسا کہ تم نے جان لیا ہے۔

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

درود شریف وہی بہتر ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بتایا

اگر اس پر دلی ذوق سے مداومت اختیار کی جائے تو آنحضرتؐ کی زیارت بھی ہو جاتی ہے

"درود شریف وہی بہتر ہے کہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانِ مبارک سے نکلا ہے اور وہ یہ ہے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

جو الفاظ ایک پرہیزگار کے مُنہ سے نکلتے ہیں ان میں ضرور کسی قدر برکت ہوتی ہے۔ پس خیال کر لینا چاہیئے کہ جو پرہیزگاروں کا سردار اور نبیوں کا سپہ سالار ہے اس کے مُنہ سے جو لفظ نکلے ہیں وہ کس قدر متبرک ہوں گے۔ غرض سب اقسام درود شریف سے یہی درود شریف زیادہ مبارک ہے یہی اس عاجز کا ورد ہے۔

اور کسی تعداد کی پابندی ضروری نہیں۔ اخلاص اور محبت اور حضور اور تضرع سے پڑھنا چاہیئے۔ اور اس وقت تک ضرور پڑھتے رہیں کہ جب تک ایک حالت رقّت اور بیخودی اور تأثر کی پیدا ہو جائے اور سینہ میں انشراح اور ذوق پایا جائے۔" (مکتوباتِ احمدیہ جلد اوّل ص۱۸)

"بعد نماز مغرب و عشاء جہاں تک ممکن ہو درود شریف بکثرت پڑھیں اور دلی محبت و اخلاص سے پڑھیں۔ اگر گیارہ سو دفعہ روز ورد مقرر کریں یا سات سو دفعہ ورد مقرر کریں تو بہتر ہے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ (تا) کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ یہی درود شریف پڑھیں۔

اگر اس کی دلی ذوق اور محبت سے مداومت کی جائے تو زیارت رسول کریمؐ بھی ہو جاتی ہے اور تنویر باطن اور استقامت دین کے لئے بہت مؤثر ہے۔" (مکتوباتِ احمدیہ جلد پنجم نمبر ۳ ص۶)

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ

۲۸ رجمادی الاوّل ۱۳۹۸ھ

۷ رہجرت ۱۳۵۷ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

موجودہ دَور کا ایک انتہائی سنگین مسئلہ اور اُس کا حل!

روزنامہ "نوائے وقت" لاہور کی "اشاعت ملّی" مورخہ ۳ رمئی ۱۹۷۸ء میں جناب ڈاکٹر برہان احمد فاروقی کا ایک مضمون بعنوان "موجودہ دَور کے مسائل" شائع ہوا ہے۔ اس میں انہوں نے ان معاشرتی، معاشی، سیاسی، ثقافتی اور تعلیمی مسائل پر روشنی ڈالی ہے جن سے اس وقت پوری دنیا کے مسلمان دوچار ہیں۔ ان مسائل سے ہمہ گیر فساد و بگاڑ کی نشاندہی ہوتی ہے اور یہ حقیقت عیاں ہوئے بغیر نہیں رہتی کہ چند لوگ یا طبقے نہیں بلکہ پورا آوے کا آوا ہی بگڑا ہوا ہے اور از سرِ نو تجدید و احیاء کا متقاضی ہے۔

ڈاکٹر صاحب نے جن مسائل کی نشاندہی کی ہے ان میں سے ہر مسئلہ اپنی جگہ سنگین ہے۔ لیکن ایک مسئلہ ایسا ہے کہ جس کی سنگینی کا تصوّر بدن پر لرزہ طاری کئے بغیر نہیں رہتا کیونکہ اس کا تعلق اُس بنیاد کی کمزوری اور خرابی سے ہے جس پر اسلامی کردار کی پوری عمارت استوار ہوتی ہے۔ ظاہر ہے جب بنیاد ہی کمزور ہو جائے یا اس میں عمارت کو سہارنے یا اس کا بوجھ برداشت کرنے کی سکت نہ رہے تو پھر عمارت کا اپنی جگہ پر قائم رہنا محال ہی نہیں ناممکن بن جاتا ہے۔ اس انتہائی سنگین مسئلہ کا ذکر کرتے ہوئے ڈاکٹر صاحب رقمطراز ہیں:-

"مذہبی یقین جو بے یقینی میں بدل گیا ہے از سرِ نو کیسے راسخ ہو؟ عقیدہ جو وہم بن گیا ہے دوبارہ عقیدہ راسخہ کیونکر بنے؟ عبادات جو رسوم و ظواہر میں تبدیل ہو گئی ہیں عباداتِ صحیحہ میں کیسے تبدیل کی جائیں؟ اور مذہب جو انفرادی زندگی کا نجی مسئلہ بن گیا ہے ایک نظامِ حیات کی شکل کیسے اختیار کرے؟ معمول بہ دین اور معیاری دین کے درمیان امتیاز کا شعور کیسے بیدار ہو؟"

اس انتہائی سنگین مسئلہ سے جس سے بقول ڈاکٹر برہان احمد صدیقی صاحب پوری اسلامی دنیا دوچار ہے ایک انتہائی افسوسناک اور دلدوز حقیقت اُبھر کر سامنے آتی ہے جو درد مند دلوں کو خون کے آنسو رلانے کا موجب بنتی ہے اور وہ یہ ہے کہ یقین بے یقینی میں بدل گیا ہے، عقیدہ وہم بن گیا ہے، عبادات رسوم و ظواہر میں بدل گئی ہیں اور یہ کہ حق و باطل میں امتیاز کی حِس اگر مُردہ نہیں تو مفلوج ضرور ہو گئی ہے۔ اس صورتِ حال کے تصوّر سے ہی دل غم میں ڈوب جاتا ہے اس لئے کہ یہ اس بات کی واضح علامت ہے کہ ایمان زمین سے اُٹھ کر ثریا پر چلا گیا ہے، اسلام کا صرف نام باقی رہ گیا ہے اور رُوح یکسر مفقود ہو کر رہ گئی ہے۔ اس مسئلہ کی سنگینی کا اندازہ ڈاکٹر صاحب کے ایک فقرہ سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے وہ موجودہ دَور میں مذہبی نقطۂ نگاہ سے مسلمانوں کی تہی دامنی اور زبوں حالی کا نقشہ کھینچتے ہوئے رقمطراز ہیں:-

"یہ دَور کافرانہ یقین اور مومنانہ بے یقینی کی کشمکش کا دَور ہے کیونکہ آج ایک اشتراکی یہ یقین رکھتا ہے کہ میرے طریقِ کار سے مطلوبہ نتائج پیدا ہوں گے اور مذہبی ذہن کا یہ اعتماد فنا ہو گیا ہے کہ مذہبی طریقِ کار سے وہ کامیاب ہو سکتا ہے۔"

اس بنیادی اور اس سے جنم لینے والے متعدد دیگر مسائل کے سلسلہ میں ڈاکٹر صاحب نے اس خیال کا اظہار کیا ہے کہ:-

"پورا عالمِ اسلام نظریاتی بحران سے دوچار ہے۔ بحران کا علاج پیش کرنے کی ذمہ داری اہلِ پاکستان پر عائد ہوتی ہے کیونکہ پاکستان اسلام کے نام پر وجود میں آیا ہے"

اگر اہلِ پاکستان اس عظیم ذمہ داری کے اہل ہیں اور وہ موجودہ بحران کا حل پیش کرنے کی اہلیت رکھتے ہیں تو اس سے زیادہ خوشی کی اور کوئی بات نہیں ہو سکتی۔ اگر علاج اور معالج موجود ہوں تو پھر شفا کی اُمید کی جا سکتی ہے اور ظاہری مایوسی حقیقی اُمید میں بدل سکتی ہے لیکن ہائے افسوس جب ہفت روزہ "المنبر" کے ایک حالیہ تبصرہ اور واضح اعتراف کی روشنی میں حالات کی سنگینی کا جائزہ لیا جائے تو اس خوش فہمی کے لئے بھی کوئی گنجائش نظر نہیں آتی۔ یہ ہفت روزہ اپنے ایک حالیہ شمارہ میں رقمطراز ہے:-

"ہم فی الواقعہ اسلام سے ایک سرسری تعلق رکھتے ہیں۔ انفرادی اور اجتماعی دونوں پہلوؤں میں ہم اسلام کے نام پر اپنی ہوا و ہوس کو اور مغربی نظریات کو... اپنا اوڑھنا بچھونا بنائے ہوئے ہیں...... اگر قوتِ برداشت اور سچائی کی عظمت کا تصوّر ہمارے دلوں اور دماغوں میں موجود ہو تو ہمیں یہ اعتراف کر لینا چاہئے کہ ہم بحیثیتِ مجموعی اسلام سے جاہل ہی نہیں اس دینِ حق سے ہمارا رشتہ منافقت اور غدّاری کا ہے۔"

صورتِ حال کی اس سنگینی اور انتہائی افسوس اور دل گرفتگی کے باوجود مایوس ہونے کی ضرورت نہیں کیونکہ مایوسی تو صفتِ کفّار ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

لَا تَايْئَسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ لَا يَايْئَسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ ○ (یوسف آیت ۸۸)

ترجمہ:- اللہ کی رحمت سے نااُمید مت ہو (اصل) بات یہی ہے کہ اللہ کی رحمت سے کافر لوگوں کے سوا کوئی (انسان) نااُمید نہیں ہوتا۔

بالخصوص اس معاملہ میں اس لئے بھی مایوسی کی قطعاً کوئی گنجائش نہیں جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری زمانہ میں حالات کی موجودہ سنگینی سے آگاہ فرمانے کے علاوہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا تھا:-

لَوْ كَانَ الْاِيْمَانُ عِنْدَ الثُّرَيَّا لَنَالَهٗ رِجَالٌ مِّنْ هٰؤُلَاءِ۔

(بخاری کتاب التفسیر سورۃ الجمعہ)

یعنی اگر ایمان ثریا کے پاس بھی پہنچ جائے یعنی زمین سے اُٹھ جائے تو ان لوگوں (ابنائے فارس) میں سے کچھ لوگ اس کو واپس لے آئیں گے۔

اس لحاظ سے اگر دیکھا جائے تو اس انتہائی سنگین مسئلہ کا ایک ہی حل ہے کہ اپنے عقلی گھوڑے دوڑانے کی بجائے ابنائے فارس میں سے آگے آنے والے ان لوگوں کو شناخت کر کے جنہوں نے ایمان کو ثریا سے واپس لانا اور بے یقینی کو یقین میں بدلنا ہے اور ان کے ساتھ شامل ہو کر حالات کی سنگینی کا علاج کیا جائے۔ یہ ہو نہیں سکتا کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے بموجب وہ زمانہ آ چکا ہے جو لَا يَبْقٰى مِنَ الْاِسْلَامِ اِلَّا اسْمُهٗ وَلَا يَبْقٰى مِنَ الْقُرْاٰنِ اِلَّا رَسْمُهٗ' کا مصداق ہے تو پھر ایمان کو ثریا سے واپس لانے والے ابنائے فارس میں سے کوئی نہ آیا ہو۔

منظوم فارسی کلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

دینِ حق بیمار و بیکس ہمچو زین العابدین

ہر طرف کفر است جوشاں ہمچو افواجِ یزید ؛ دینِ حق بیمار و بیکس ہمچو زین العابدین

افواجِ یزید کی مانند ہر طرف کفر جوش میں ہے اور دینِ حق زین العابدین کی طرح بیمار و بیکس ہے

ہر کسے از بہرِ نفسِ دُونِ خود طرفے گرفت ؛ طرفِ دیں خالی شد و ہر دشمنے جست از کمیں

ہر شخص نے اپنے ذلیل نفس کی خاطر ایک پہلو اختیار کر لیا اس لئے دین کا پہلو خالی ہے اور ہر دشمن کمین گاہ سے کود پڑا

ایں دو فکرِ دینِ احمدؐ مغزِ جانِ ما گداخت ؛ کثرتِ اعدائے ملّت قلّتِ انصارِ دیں

دینِ احمدؐ کے متعلق ان دو فکروں نے میری جان کا مغز گھلا دیا۔ اعدائے ملّت کی کثرت اور انصارِ دین کی قلّت

اے خدا زود آ و برما آبِ نصرت ہا ببار ؛ یا مرا بردار یا ربّ زیں مقامِ آتشیں

اے خدا جلد آ اور ہم پر اپنی نصرت کی بارش برسا ورنہ اے میرے رب اس آتشیں جگہ سے مجھ کو اٹھا لے

اے خدا نورِ ہُدیٰ از مشرقِ رحمت بیار ؛ گمرہاں را چشم کن روشن ز آیاتِ مبیں

اے خدا رحمت کے مطلع سے ہدایت کا نور طلوع کرا اور چمکتے ہوئے نشان دکھلا کر گمراہوں کی آنکھیں روشن کر

چوں مرا بخشیدۂ صدق اندریں سوز و گداز ؛ نیست اُمیدم کہ ناکامم بمیرانی دریں

جب تُو نے مجھے اس سوز و گداز میں صدق بخشا ہے تو مجھے یہ اُمید نہیں کہ تُو اس معاملہ میں مجھے ناکامی کی موت دے گا

(انتخاب از فتح اسلام مطبوعہ ۱۸۹۱ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بائیبل کا امریکی اردو ترجمہ
اور
احمدیت کی فتح کا اعتراف

مکرم سید احمد علی صاحب فاضل نائب ناظر اصلاح و ارشاد (مقامی) ربوہ

امریکہ سے جو "ریوائزڈ سٹینڈرڈ ورشن" بائیبل کا اردو ترجمہ شائع ہوا ہے اس پر "پادری جناب الیس مل صاحب ایم اے" نے "تحقیقی مقالہ" لکھا ہے جو قابل توجہ ہے دراصل یہ ترجمہ احمدیت کے دلائل کے آگے اپنی شکست کا کھلا اعتراف ہے۔ پادری صاحب شروع میں لکھتے ہیں:۔

اس ترجمہ کے حامی

"بائیبل سوسائٹیوں کے امریکی ترجمہ آر۔ ایس۔ وی کو پاکستان میں مندرجہ ذیل کلیسیاؤں اور اداروں کی حمایت حاصل ہے (۱) کلیسیا پاکستان جس میں سابقہ انگلیکن چرچ۔ یونائیٹڈ میتھوڈسٹ چرچ۔ لوتھرن چرچ سیالکوٹ چرچ کونسل (قدیم سکاچ مشن) شامل ہیں (۲) امریکن پریسبیٹیرین مشن (۳) پاکستان بائیبل سوسائٹی (۴) نیشنل کونسل آف چرچز (۵) گوجرانوالہ تھیولاجیکل سیمنری گوجرانوالہ

اس نوٹ کے بعد پادری صاحب لکھتے ہیں:۔

"اس ترجمے کے ذریعے .... کلام مقدس کی بیشتر آیات جو خداوند مسیح کی الوہیت، کفارہ، خداوند کے آسمان پر جانے کے متعلق ہیں سو امریکی بائیبل (آر ایس وی) میں سے بغیر کسی حاشیہ اور تشریح کے نکال دی گئی ہیں۔ پاکستان کی مسیحی ادارے و کلیسیائیں ایمان کے واسطے اس ترجمہ کی حمایت کر رہے ہیں"

بائیبل سے خارج کردہ آیات:

پادری صاحب لکھتے ہیں:۔

"ذیل میں انجیل مقدس کی وہ آیات پیش کی جاتی ہیں جو اس ترجمہ میں انجیل مقدس میں سے نکال دی گئی ہیں تاکہ پاکستانی کلیسیا حقیقت حال سے بخوبی واقف ہو جائے۔

(۱) متی کی انجیل میں سے آیات ذیل نکالی گئی ہیں:۔
۱۲/۴۷ ، ۱۷/۲۱ ، ۱۸/۱۱ ، ۹/۱۶ ، ۲۱/۴۴ ، ۲۳/۱۴

(۲) مرقس کی انجیل میں سے یہ آیات حذف کی گئی ہیں:۔
۷/۱۶ ، ۹/۴۴ ، ۹/۴۶ ، ۱۱/۲۶ ، ۱۵/۲۸ ، ۱۶/۹-۲۰۔

(۳) لوقا کی انجیل میں سے حذف شدہ آیات یہ ہیں:۔
۹/۵۵ ، ۱۹/۲۲ ، ۲۲/۴۳ ، ۲۳/۱۷ ، ۲۴/۱۲ ، ۲۴/۴۰ ، ۲۴/۵۱ ، ۱۲/۲۴۔

(۴) یوحنا کی انجیل میں سے خارج کردہ آیات یہ ہیں:۔
۵/۴ ، ۳/۱۳ ، ۳/۱۶ ، ۴/۹ ، ۵/۴ ، ۷/۵۳ ، ۸/۱۱ ، ۹/۳۵۔

(۵) اعمال میں سے آیات ۸/۳۷ ، ۲۸/۲۹ حذف کر دی گئیں۔

(۶) رومیوں کی آیت ۱۶/۲۴ ، ۱۶/۲۴ حذف کی ہیں۔

(۷) ۱ کرنتھیوں میں آیت ۱۱/۲۹ حذف کی ہیں

(۸) عبرانی میں آیت ۱۰/۹ خارج کر دی ہے

(۹) ۱ یوحنا ۵ کی آیت ۵/۷ نکال دی ہے۔

"پرانے عہد نامہ کی حذف شدہ آیات"

(۱۰) زبور کی آیات ۲/۲ ، ۲/۱۲ نکال دی گئی ہیں۔

(۱۱) یسعیاہ ۷/۱۴ سے لفظ "کنواری" کی جگہ "جوان عورت" کر دیا گیا ہے

(۱۲) زکریاہ کی آیت ۹/۹ حذف کر دی ہے

تبصرہ:

امریکی بائیبل کے اردو ترجمہ میں سے جو آیات نکال دی گئی ہیں ان میں سے بطور نمونہ بعض کے ساتھ کا نوٹ دے کر تبصرہ کیا جاتا ہے:۔

(۱) لوقا ۲۴/۳ "مگر اندر جا کر یسوع کی لاش نہ پائی" (خط کشیدہ الفاظ حذف) گویا مان لیا گیا کہ مسیح صلیب پر نہیں مرے تھے کہ لاش ملتی

(۲) لوقا ۲۴/۶ "وہ یہاں نہیں ہے بلکہ جی اٹھا ہے" (ساری آیت حذف) مسیح کے صلیب پر مر کر زندہ ہونے کی واضح تردید ہے۔

(۳) لوقا ۲۴/۱۲ "اس پر پطرس اٹھ کر قبر تک دوڑا گیا اور جھک کر نظر کی اور دیکھا کہ صرف کفن ہی کفن ہے اور اس ماجرے سے تعجب کرتا ہوا اپنے گھر چلا گیا" (ساری آیت حذف)

کیونکہ مسیح نہ صلیب پر مرے نہ دفن کئے گئے بلکہ زخموں پر مرہم عیسیٰ دوائی لگانے سے آرام آ جانے پر مسیح اپنے اوپر کی چادر چھوڑ اور لباس بدل کر ہجرت کر گئے تھے۔

(۴) لوقا ۲۴/۵۱ "آسمان پر اٹھایا گیا" (خط کشیدہ حذف کیا گیا) مسئلہ کفارہ بوجہ مسیح کے مر کر آسمان پر جانے کا عقیدہ ھباءً منثوراً ہو گیا۔

(۵) مرقس ۱۶/۹-۲۰ تمام آیات اس ترجمہ میں نکال دی گئی ہیں۔ جن میں مسیح کے آسمان پر جانے کا ذکر تھا

(۶/۷) یوحنا ۱/۱۸ ، ۳/۱۶ میں سے لفظ "اکلوتا" حذف کیا گیا۔ تا کہ کنواری سے پیدا ہونے کی حقیقت کو چھپایا جائے۔

مطلب واضح ہے کہ مسیح خدا کا حقیقی بیٹا تھا ہی نہیں۔ لفظ "بیٹا" محض پیار کے لئے بائیبل میں بہتیروں کے لئے آیا ہے بلکہ بعض کو "بیٹی" تک کہا گیا ہے

(۸) یوحنا ۳/۱۳ سے "ابن آدم جو آسمان میں ہے" (آخری جملہ خط کشیدہ حذف کیا گیا) اس طرح مسیح کے آسمان پر جانے کے مسیحی عقیدہ کو کاری ضرب لگائی گئی ہے

(۹) یوحنا ۵/۴ "کیونکہ وقت پر خداوند کا فرشتہ حوض پر اتر کر پانی ہلایا کرتا تھا۔ پانی ہلتے ہی جو کوئی پہلے اترتا سو شفا پاتا اس کی جو کچھ بیماری کیوں نہ ہو۔" ساری آیت حذف ہے۔

کیونکہ بانی جماعت احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے براہین احمدیہ میں اس پر زبردست تنقید کی تھی اور فرمایا تھا کہ یہ حوض کا قصہ مسیح معجزات کی رونق کو دور کر دیتا ہے اس لئے یہ مضمون انجیل سے نکال دیا گیا ہے۔

(۱۰) یوحنا ۷/۵۳ تا ۸/۱۱ "اس عورت کا قصہ جو زنا میں پکڑی گئی تھی سارا نکال دیا گیا ہے۔

کیونکہ اس سے خود مسیح کا بھی گنہگار ہونا ثابت ہوتا تھا۔

(۱۱) اعمال ۸/۳۷ "یسوع مسیح خدا کا بیٹا ہے۔" ساری آیت حذف کر کے ابنیت مسیح کے عقیدہ کی اونچی عمارت کو پیوند خاک کر دیا ہے

(۱۲) یوحنا کا خط آیت ۴/۹ سے لفظ "اکلوتا" حذف کر دیا گیا" گویا مسیح کو دوسرے بیٹوں پر کوئی برتری حاصل نہیں ہے

(۱۳) یسعیاہ ۷/۱۴ "دیکھو ایک کنواری حاملہ ہوگی اور بیٹا پیدا ہوگا۔" اس میں سے لفظ "کنواری" کی جگہ "جوان عورت" کر کے ایک پرانی بحث میں شکست کا اقرار کر کے مان لیا گیا کہ اس سے مراد مسیح ناصری نہیں بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

(۱۴) زکریا ۹/۹ "وہ صادق ہے اور نجات اس کے ساتھ ہے" کا خط کشیدہ جملہ حذف کر دیا گیا ہے۔

کیونکہ مسیح اب نجات دہندہ نہیں بلکہ اب تا قیامت دنیا کا منجی اور نجات دہندہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

اعتراف حقیقت:

اپنے مقالہ کے آخر میں پادری جناب الیس مل صاحب ایم اے نے اس تبدیلی کو احمدیہ دلائل کے آگے گھٹنے ٹیک دینے کا صاف "اعتراف" قرار دیا ہے چنانچہ پادری صاحب بادل ناخواستہ لکھنے پر مجبور ہو گئے کہ:

"حذف شدہ آیات پر غور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کرنے سے ایک حقیقت واضح ہے کہ آر ایس وی کے مترجمین کے سامنے ایک ہی مقصد تھا کہ جہاں تک ہو سکے کلام مقدس میں سے وہ تمام آیات حذف کر دی جائیں جن سے خداوند یسوع مسیح کا تجسم، الوہیت، کفارہ، مُردوں میں سے زندہ ہونا اور آسمان پر صعود فرمانا ثابت ہوتا ہو یا ہوتا ہو کا اظہار ... یسوع مسیح کی دوبارہ آمد مشکوک ہو جائے اور خداوند کو وہی حیثیت حاصل ہے جو دوسرے انبیاء کو حاصل ہے اور انہوں نے اس طرح خداوند مسیح کی الوہیت اور باکرہ کی اور فوق البشر ہونے کا انکار کیا ہے .... اس کی موجودگی میں مسیحیت کی ساری عمارت دھڑام سے گر جاتی ہے"

(تلک عشرۃ کاملۃ)

(ماہنامہ کلام حق گوجرانوالہ اپریل ۱۹۷۸ء صفحہ ۵ تا ۷)

غرضیکہ امریکی بائیبل کا اردو ترجمہ میں یہ غیر معمولی رد و بدل جہاں بائیبل کو الہامی ماننے والوں کی آنکھیں کھولنے کا موجب ہے وہاں اسلام اور احمدیت کے دلائل کی قوت کا بھی صاف اقرار ہے اور اس ترجمہ نے بہت سی کلیسیاؤں کو ورطۂ اتفاق ہے کیونکہ عقل و نقل اور خود بائیبل عیسائیوں کے موجودہ عقائد و خیالات کو جھٹلا رہی ہے اور کسر صلیب کے حق میں کھل کر مسیح پر یہودیوں کی مزید ہونے والی تحقیق عیسائیت کے تابوت میں آخری کیل ثابت ہوگی۔ انشاء اللہ!

سچ ہے۔ ؎

"آرہا ہے اس طرف احرار یورپ کا مزاج
نبض پھر چلنے لگی مُردوں کی ناگہ زندہ وار"

○

وقف جدید اور ناصرات الاحمدیہ

وقف جدید کے چندہ کی شرح امسال چھ روپے سالانہ کی بجائے بارہ روپے سالانہ یعنی ایک روپیہ ماہوار ہے۔ ناصرات الاحمدیہ کی تمام عہدیداروں کو توجہ دلائی جاتی ہے کہ وہ وقف جدید کے اکیسویں سال میں پہلے سے بھی زیادہ جدوجہد سے کام لے کر ناصرات کی ہر ایک ممبر اور ناصرات کی عمر سے چھوٹی بچیوں سے چندہ وقف جدید وصول کر کے ربوہ، دفتر وقف جدید کو ارسال کریں۔ جن کو اللہ تعالیٰ نے مالی فراخی دی ہے وہ اپنی خوشی سے ایک روپیہ ماہوار سے بھی زیادہ دیں۔ البتہ جو بچے مالی حالت کمزور ہونے کی وجہ سے الگ الگ بارہ روپے سالانہ نہیں دے سکتے ان کے لئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ارشاد فرمودہ وہ سہولت اب بھی قائم ہے اور ایسے بچے دو تین مل کر یا گھر کے تمام بچے مل کر چندہ مذکورہ ادا کریں۔

براہ مہربانی ناصرات کے چندہ کی وضاحت شعبہ ناصرات لکھ کر کریں ورنہ چندہ اطفال کی مد میں جمع ہو جائے گا۔

(سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

مرکزی امتحانات

حسب ذیل قائدین اضلاع کو پرچے بھجوائے جا چکے ہیں اگر تا حال نہ ملے ہوں تو اطلاع فرمائیں:-

گوجرانوالہ، سیالکوٹ، راولپنڈی، گجرات، فیصل آباد، کراچی اور شیخوپورہ۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

میاں یاسین صاحب آف محمد آنہ کی یاد میں

مکرم مولوی محمد علی صاحب بھروانہ مربی سلسلہ مقیم منڈی بہاء الدین

میاں یسین صاحب ولد میاں محمد اسماعیل صاحب موصی آف محمد آنہ تحصیل پھالیہ ضلع گجرات مورخہ ۱۹ / ۱ بروز ہفتہ مختصر علالت کے بعد اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

مرحوم کو درد گردہ کی عرصہ سے شکایت تھی۔ بڑھاپے میں یہ مرض اور بڑھ گیا۔ چنانچہ مجبور ہو کر آپ نے آپریشن کروایا۔ جس کے بعد وہ بہت کمزور ہوتے گئے۔ اور یہی آپریشن ان کی جان لیوا ثابت ہوا۔

آپ ۱۹۰۶ء میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد صاحب ۱۹۲۹ء میں سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ چار سال بعد میاں یاسین صاحب مرحوم بھی تحقیقات کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہو گئے۔ اس وقت آپ کی عمر ۱۷ یا ۱۸ سال کی تھی۔ باپ بیٹا دونوں مل کر حضرت امام آخر الزمان مہدی علیہ السلام کی آمد کا پرچار کرتے رہے۔

میاں یاسین صاحب مرحوم اپنے والد صاحب کی طرح اسلام اور احمدیت کی کتب کے بڑے منجھے ہوئے عالم تھے۔ مجلس میں ایسے طریقے سے گفتگو فرماتے کہ تمام حاضرین پر چھا جاتے اور تمام لوگ آپ کی علمیت دینی کا لوہا مانتے تھے۔

۱۹۳۸ء میں جب فتنۂ احرار زوروں پر تھا تو اس وقت آپ کو اپنے والد صاحب کے ساتھ ہی آپ کی جائے رہائش پرانا محمد آنہ سے نکال دیا گیا۔ گاؤں سے باہر ایک ڈیرہ پر رہائش پذیر ہو گئے۔

اللہ تعالیٰ کی غیرت جوش میں آئی اور یہ گاؤں جس سے ان کو اس وجہ سے نکالا گیا تھا کہ وہ حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کی اطاعت میں حضرت امام مہدیؑ کی بیعت کر چکے تھے ویران ہو گیا اور تمام لوگ وہاں سے نکل گئے سو یہ گاؤں چار چھوٹے چھوٹے دیہات کی شکل میں پھر آباد ہوا۔

۱۹۵۳ء کے فسادات میں پھر آپ کو اپنی جائے رہائش سے ہجرت کرنی پڑی اور آپ مع اہل و عیال مکرم شیر عالم صاحب بیسال نویس صوانہ بنگلہ کے ہاں قیام پذیر ہو گئے۔ اور تقریباً تین سال تک آپ اپنے گھر سے باہر رہے۔

۱۹۷۴ء کی بات ہے کہ تمام گاؤں کے لوگ اکٹھے ہو کر آپ کے پاس آئے اور کہا کہ آپ احمدیت سے توبہ کر لیں ورنہ ہم آپ کو جان سے مار دیں گے اور آپ کے گھر کو نذر آتش کر دیں گے۔ آپ نے بڑے عاجزانہ اور حلیمانہ انداز میں جواب دیا۔ "یہ گھر حاضر ہے آپ اس کو جلا سکتے ہیں اور اگر چاہتے ہیں کہ ہم گھر کو چھوڑ دیں تو بخوشی گھر چھوڑ کر چلے جاتے ہیں۔ اور اگر آپ ہماری جان لینا چاہتے ہیں تو وہ بھی حاضر ہے۔ لیکن خدا کی قسم یہ کبھی نہ ہوگا کہ میں اپنی زبان سے یہ کہوں کہ میں احمدی نہیں ہوں۔" یہ سن کر سب لوگ شرمندہ اور مایوس ہو کر واپس چلے گئے۔

مرحوم کے دل میں جوش تبلیغ بے پناہ تھا۔ ہر وقت کسی نہ کسی شخص کو تبلیغ ضرور کرتے رہتے اور لوگوں کی ہدایت کے لئے دعائیں بھی بہت کرتے تھے۔ محمد آنہ کے علاوہ مضافات میں بھی چار چار یا پانچ پانچ میل تک آپ تبلیغ کے لئے جاتے تھے۔ آپ کی کوشش اور دعاؤں کا نتیجہ ہے کہ خاکسار جب ۱۹۷۰ء میں منڈی بہاء الدین میں بطور مربی سلسلہ متعین ہوا تو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے دو خاندان سلسلہ احمدیہ میں داخل ہو گئے جن کے چار افراد جو زمیندار تھے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہو گئے۔ اور اس طرح جماعت قائم ہوئی۔ خاکسار نے انتخاب کروایا اور مکرم میاں یسین صاحب مرحوم کو اس جماعت کا صدر منتخب کیا گیا۔ اس طرح آپ نے اپنی زندگی میں ہی اپنی کوشش کا پھل دیکھ لیا۔

آپ کو کتب سلسلہ کے ساتھ خاص دلچسپی تھی اور تقریباً تمام کتب سلسلہ ان کے پاس تھیں۔ الفضل کے پرانے فائل وغیرہ بھی بڑی احتیاط کے ساتھ رکھے ہوئے تھے اس طرح غیر از جماعت علماء کا لٹریچر بھی آپ کے پاس کافی تھا۔ مسائل متنازعہ پر گہری نظر رکھتے تھے۔ سلسلہ کے مربیوں اور دوسرے کارکنوں کے ساتھ آپ کو بہت ہی محبت تھی۔ جب کوئی مربی آپ کے پاس آتا اپنا سارا کام کاج چھوڑ کر ان کی خدمت میں لگ جاتے۔ ہر گاؤں سے زیر تبلیغ افراد کو بلا کر مربی کے پاس لاتے اور خود سوالات پوچھتے رہتے اور ان کو حصہ لینے کی تلقین فرماتے۔ مربیان سلسلہ کی ضیافت بڑے شوق سے کرتے۔ بہت حلیم طبع اور سادہ مزاج تھے۔ مگر کبھی کسی کی شکایت نہ لاتے۔ مجھے یاد ہے کہ خاکسار جب ان کی مرض الموت میں ان کی عیادت کے لئے ان کے ہاں گاؤں گیا تو چارپائی سے اٹھ کر بیٹھ گئے۔ حالانکہ ان کی حالت بہت ہی تشویشناک تھی میں نے کہا کہ میاں جی آپ لیٹے رہیں۔ تو وہ کہ فرمایا۔

"میں چاہتا ہوں کہ زندگی کے آخری لمحات میں میں سلسلہ کے مربی کو بیٹھ کر دیکھوں۔" اور پھر لیٹ گئے اور دیر تک روتے رہے۔

دعا ہے کہ خدا تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور آپ کی اولاد کو بھی آپ کے نقش قدم پر چلائے۔ آمین

○

الفضل خود خرید کر پڑھیے!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دُعائے مغفرت

مکرم چوہدری صلاح الدین صاحب بی۔ایس سی واقفِ زندگی حال مینیجر بشیر آباد اسٹیٹ ضلع حیدرآباد مورخہ ۲۸/۴/۷۸ کو بوقت ۵ بجے شام اچانک دل کا دورہ پڑنے سے اپنے مالکِ حقیقی سے جا ملے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

چوہدری صلاح الدین صاحب موصوف کی عمر پچپن سال تھی۔ آپ مکرم ڈاکٹر لعل دین صاحب کے فرزند اکبر اور مکرم چوہدری غلام حیدر صاحب سابق ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول گھٹیالیاں کے بھانجے تھے۔ خالصہ کالج امرتسر سے بی ایس سی (زراعت) کرنے کے بعد آپ ۱۹۴۳ء میں محکمہ انہار پنجاب کے شعبہ اصلاح اراضی میں بطور ریسرچ اسسٹنٹ ملازم ہو گئے۔ جذبہ خدمتِ دین سے سرشار ہونے کے باعث آپ نے ۲۸ دسمبر ۱۹۴۵ء وقف کے لئے پیش کیا۔ ۲۱/۴/۴۸ کو تحریک جدید کی طرف سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے ارشاد پر بلوائے گئے۔ اور ان کے ذمہ تحریک جدید کی اراضیاتِ سندھ کے انتظام و نگرانی کا کام سپرد ہوا جو تادمِ واپسیں آپ نے نہایت اخلاص، محنت، درد اور ایمانداری سے سرانجام دیا۔ مکرم چوہدری صاحب ایک ذمہ دار کارکن، ایک اور دردمند شوہر، مشفق و مہربان باپ اور پیارے دوست کی حیثیت سے ہمیشہ یاد رہیں گے۔ ان کے اہلِ خاندان کے علاوہ ان کے دوستوں کا وسیع حلقہ بھی اس اچانک وفات پر بہت صدمہ محسوس کر رہا ہے۔

آپ نے اپنے پیچھے بیوی کے علاوہ چار بیٹے اور ۳ بیٹیاں چھوڑی ہیں جن میں سے دو بیٹے اور دو بیٹیاں شادی شدہ ہیں۔ ایک بیٹی کی شادی حال ہی میں اپنی وفات سے صرف چار دن قبل کر کے وہ اس فرض سے سبکدوش ہوئے تھے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم بھائی کی بیگم صاحبہ، والد صاحب محترم، بچوں اور بھائیوں اور دیگر اعزہ و احباب کو صبرِ جمیل عطا فرمائے اور مرحوم کو جنت الفردوس میں اپنے اور اپنے محبوں کے قرب میں نوازے۔ آمین۔

(وکیل الزراعت۔ ربوہ)

درخواست دعا

میری اہلیہ کا ڈسٹرکٹ ہسپتال فیصل آباد میں اپریشن ہو رہا ہے۔ وہ پیٹ میں رسولی کی وجہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ صحتِ کاملہ عطا فرمائے اور اپریشن کے بعد میں پیدا ہونیوالی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

(غلام محمد سیکھوانی دارالرحمت غربی ربوہ)

بچوں کی تربیت کا

آسان اور موثر ذریعہ

اگر آپ حقیقتاً اپنے بچوں میں دینی روح پیدا کرنا چاہتے ہیں تو انہیں تشحیذ الاذہان پڑھنے کے لئے دیجئے!

یہ دلچسپ اور نہایت مفید پیارا رسالہ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر انتظام باقاعدگی سے ہر ماہ کی یکم تاریخ کو مرکز ربوہ سے شائع ہوتا ہے اور یقیناً اس قابل ہے کہ بچوں والا ہر احمدی گھرانہ اسے ضرور منگوائے۔

سالانہ قیمت دس روپے ہے۔

(مینیجر ماہنامہ تشحیذ الاذہان۔ ربوہ)

ماہنامہ خالد ربوہ

ماہنامہ "خالد" نوجوانوں کی عالمگیر تنظیم مجلس خدام الاحمدیہ کا مرکزی ترجمان ہے اس بلند پایہ مجلہ میں مجلسی سرگرمیوں کے ساتھ ساتھ نوجوانوں کے مناسب حال نہایت عمدہ علمی و تربیتی مضامین پیش کئے جاتے ہیں۔ مجلس خدام الاحمدیہ کے اراکین کے علاوہ دیگر احباب کے لئے بھی "خالد" کا مطالعہ یقیناً بہت مفید ہوگا۔

سالانہ قیمت دس روپے ہے۔

(مینیجر ماہنامہ "خالد" ربوہ)

دواخانہ حکیم نظام جان کی دوائیں

حب اٹھرا	کورس	۲۵/- روپے
زرینہ اولاد گولیاں	کورس	۱۲/۵۰ "
زد جام عشق	ایک ماہ کی خوراک	۲۱/۵۰ "
تریاقِ معدہ	شیشی	۵/۵۰ "

انوار احمد جان ابن حکیم نظام جان

گھنٹہ گھر گوجرانوالہ

زرعی زمین برائے فروخت

ربوہ سے متصل با موقع زرخیز زرعی زمین قریباً ۴۰۔ایکڑ قابلِ فروخت ہے۔

خواہشمند احباب ج۔الف معرفت مینیجر صاحب الفضل سے رابطہ پیدا فرمائیں۔

فہرست صدقہ برائے علاج نادار مریضان فضل عمر ہسپتال ربوہ

بابت ماہ اکتوبر ۱۹۷۷ء

(۳)

۷۲	مکرم سید تفضل حسین شاہ صاحب	بہاولنگر	۱۰۰—۰۰
۷۳	" ڈاکٹر محمد سرور صاحب	چک ۱۶۶ مراد	۱۰—۰۰
۷۴	لجنہ اماء اللہ مرکزیہ	ربوہ	۱۶۵—۵۰
۷۵	جماعت احمدیہ چک 223/9R	بہاولنگر	۵۸—۰۰
۷۶	مکرم قریشی محمد جمیل صاحب	سکھیکی منڈی	۱۰—۰۰
۷۷	" نذیر احمد صاحب باجوہ سیکرٹری مال	سرگودھا چھاؤنی	۱۱—۰۰
۷۸	" سلیم خالد صاحب منجانب والد صاحب مرحوم	کراچی	۵۰—۰۰
۷۹	محترمہ فاتحہ صالح صاحبہ سرور روڈ	لاہور چھاؤنی	۵۰—۰۰
۸۰	مکرم وقار احمد صاحب ابن شیخ محمد اقبال صاحب	کوئٹہ	۳۰—۰۰
۸۱	" مقصود احمد صاحب اوورسیر	"	۴۰—۰۰
۸۲	" میجر انتصار احمد صاحب	"	۲۰—۰۰
۸۳	" ذکاء اللہ خان صاحب	"	۱۰—۰۰
۸۴	" عبدالحی خان صاحب	"	۱۰—۰۰
۸۵	" عبدالسلام خان صاحب	"	۱۰—۰۰
۸۶	" شمس الحق خان صاحب	"	۱۰—۰۰
۸۷	محترمہ بیگم صاحبہ محمد علی خان صاحب درانی	"	۱۰۰—۰۰
۸۸	" بیگم صاحبہ عنایت اللہ خان صاحب	"	۳۰—۰۰
۸۹	مکرم سیکرٹری مال صاحب جماعت احمدیہ	منگلا ڈیم	۱۲۵—۰۰
۹۰	" نصیر احمد صاحب قائد مجلس 219/R.B	گنڈا سنگھ والا	۲۵—۰۰
۹۱	" محمد الدین صاحب بحساب چوہدری محمد حسین صاحب چک ۳۵۴ ج ب	قادر آباد	۲۰—۰۰
۹۲	" چوہدری عبدالحفیظ صاحب گوندل منجانب چوہدری عبداللطیف صاحب مرحوم بذریعہ محمد سلیم احمد صاحب کارکن P.S.		۱۰۰—۰۰
۹۳	جماعت احمدیہ ڈیٹن		۴۸۴—۱۱
۹۴	مکرم میجر ایم ایچ نوری صاحب	پشاور	۵۰—۰۰
۹۵	" سیکرٹری مال صاحب جماعت احمدیہ	ساہیوال	۹۱—۰۰
۹۶	" ملک محمود احمد صاحب	گوجرانوالہ	۲۵—۰۰
۹۷	" عبدالغنی صاحب مرحوم	"	۵۰—۰۰
۹۸	" عبدالمجید صاحب یارن مرچنٹ	"	۵۰—۰۰
۹۹	محترمہ محمودہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری بشیر احمد صاحب	نارنگ منڈی	۱۵۰—۰۰
۱۰۰	مکرم میاں محمد شفیع صاحب ودہاون	کراچی	۲۰۰۰—۰۰
۱۰۱	محترمہ غلام فاطمہ صاحبہ ہمشیرہ میاں محمد صدیق صاحب بانی	"	۲۰۰—۰۰
۱۰۲	مکرم ملک سلطان رشید خان صاحب	کوٹ فتح خان	۱۰—۰۰
۱۰۳	" ملک فیروز احمد صاحب طارق	کبیروالہ	۵۰—۰۰
۱۰۴	محترمہ اہلیہ صاحبہ چوہدری عبدالکریم صاحب	اوکاڑہ چھاؤنی	۳۰—۰۰
۱۰۵	" بیگم صاحبہ پیرزادہ	اسلام آباد	۲۰—۰۰
۱۰۶	مکرم ڈاکٹر محمد طارق صاحب	"	۲۰—۰۰
۱۰۷	محترمہ بیگم صاحبہ مبارک احمد صاحب پراچہ	"	۵۰—۰۰
۱۰۸	مکرم کرنل خیر البشر صاحب	"	۱۰—۰۰
۱۰۹	محترمہ عزیزہ علیمہ صاحبہ	"	۳۰—۰۰
۱۱۰	مکرم سیکرٹری مال صاحب جماعت احمدیہ	جہلم	۱۴۰—۰۰
۱۱۱	" ڈاکٹر غیور احمد صاحب	مظفر گڑھ	۵۵—۰۰
۱۱۲	" سیکرٹری مال صاحب جماعت احمدیہ	ایبٹ آباد	۳۰—۰۰
۱۱۳	محترمہ امۃ اللطیف صاحبہ	چونڈہ	۱۰—۰۰
۱۱۴	مکرم محمد رفیق صاحب	گوکھووال چک 276/R.B	۵۰—۰۰
۱۱۵	" اللہ رکھا صاحب سیکرٹری مال	گھوچلی جھنڈیر	۱۵—۰۰

(باقی)

منتخب احادیث برائے نصاب امتحان سہ ماہی دوم ۱۳۵۷ ہش ۱۹۷۸ء

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

۱۔ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلٰوۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ بِھَا عَشْرًا (مسلم)

فرمایا: جو شخص ایک مرتبہ مجھ پر درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے بدلہ میں دس مرتبہ رحمتیں نازل کرتا ہے۔

۲۔ کَلِمَتَانِ خَفِیْفَتَانِ عَلَی اللِّسَانِ ثَقِیْلَتَانِ فِی الْمِیْزَانِ حَبِیْبَتَانِ اِلَی الرَّحْمٰنِ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ۔ (بخاری)

دو کلمے ایسے ہیں کہ زبان پر ہلکے ہیں اور میزان میں بہت وزنی ہیں اور اللہ تعالیٰ کو بہت پیارے ہیں وہ کلمات سبحان اللہ وبحمدہٖ سبحان اللہ العظیم ہیں۔

۳۔ یُلْبَسُ صَاحِبُ الْقُرْاٰنِ تَاجَ الْکَرَامَۃِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ (مستدرک)

صاحب قرآن کو قیامت کے دن تاج کرامت پہنایا جائے گا۔

۴۔ اِتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَۃٍ (بخاری)

صدقہ دے کر آگ سے بچو خواہ آدھی کھجور خرچ کی ہی کیوں نہ استطاعت ہو۔

۵۔ اَنَا وَکَافِلُ الْیَتِیْمِ فِی الْجَنَّۃِ کَھَاتَیْنِ (ترمذی)

فرمایا کہ میں اور یتیم کی حفاظت کرنے والا جنت میں اس طرح ساتھ ساتھ ہوں گے جس طرح میری یہ دو انگلیاں ہیں یہ فرماتے ہوئے حضورؐ نے اپنے ہاتھ کی دو انگلیاں اٹھا کر باہم پیوست کر دیں۔

۶۔ طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَۃٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ وَّمُسْلِمَۃٍ (ابن ماجہ)

علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور ہر مسلمان عورت پر فرض ہے۔

۷۔ اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ کَمَنْ لَّا ذَنْبَ لَہٗ (ابن ماجہ)

گناہ سے توبہ کرنے والا شخص ایسا ہوتا ہے کہ گویا اس نے گناہ کیا ہی نہیں۔

۸۔ کَلِمَۃُ الْحِکْمَۃِ ضَالَّۃُ الْمُؤْمِنِ فَحَیْثُ مَا وَجَدَھَا فَھُوَ اَحَقُّ بِھَا۔ (ترمذی)

فرمایا دانائی کی بات تو مومن کی اپنی ہی کھوئی ہوئی چیز ہے اس لئے جہاں سے ملے لے لے کیونکہ وہی اس کا بہتر حقدار ہے۔

۹۔ اَلْیَدُ الْعُلْیَا خَیْرٌ مِّنَ الْیَدِ السُّفْلٰی۔ (موطا امام مالک)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ وخیرات دینے اور سوال سے بچنے کی نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ اوپر کا (یعنی دینے والا) ہاتھ نیچے کے (یعنی لینے والے) ہاتھ سے بہتر ہے۔

۱۰۔ اِذَا اَتَاکُمْ کَرِیْمُ قَوْمٍ فَاَکْرِمُوْہُ (ابن ماجہ)

جب تمہارے پاس کسی قوم کا معزز آدمی آئے تو اس کا واجبی اکرام کیا کرو۔

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ ۔ ربوہ)

اعلان نکاح

مورخہ ۱۶ مارچ ۱۹۷۸ء بروز جمعرات خاکسار کی بیٹی عزیزہ ماجدہ بیگم کا نکاح عزیزم عابد حسین ولد چوہدری نذیر احمد صاحب (آف پٹیالہ ماٹیاں ضلع گجرات) کے ہمراہ مبلغ پانچ ہزار روپے حق مہر پر مکرم مبارک احمد صاحب تنویر انسپکٹر بیت المال نے پڑھا احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے مبارک کرے۔ آمین

(خاکسار لطیف احمد چوہدری بمقام پٹیالہ ماٹیاں ضلع گجرات)

قائدین کرام! حفظ قرآن سکیم کی فہرستیں جلد تر مرکز کو ارسال فرماویں۔

(مہتمم تربیت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ممبران صدر انجمن احمدیہ پاکستان برائے ۷۹-۱۹۷۸ء

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مندرجہ ذیل ممبران صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ برائے سال ۷۹-۱۹۷۸ء کی منظوری مرحمت فرمائی ہے اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔

(صدر، صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

۱	خاکسار محمد دین	صدر، صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ
۲	مکرم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب	ناظر اعلیٰ
۳	" صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب	ایڈیشنل ناظر اعلیٰ و ناظر خدمت درویشان
۴	" چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ	ناظر امور عامہ و خارجہ
۵	" چوہدری ظہور احمد صاحب	ناظر دیوان
۶	" صوفی غلام محمد صاحب	ناظر بیت المال خرچ
۷	" شیخ محبوب عالم صاحب خالد	ناظر بیت المال آمد
۸	" مولانا عبد المالک خان صاحب	ناظر اصلاح وارشاد
۹	" مولانا قاضی محمد نذیر صاحب	ناظر اشاعت لٹریچر و تصنیف
۱۰	" غلام احمد صاحب عطاء	ناظر زراعت
۱۱	" صوفی بشارت الرحمٰن صاحب	ناظر تعلیم
۱۲	" چوہدری حمید اللہ صاحب	ناظر ضیافت
۱۳	" شیخ مبارک احمد صاحب	ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن
۱۴	" ناظر صاحب شبان	ممبر
۱۵	" صدر صاحب انصار اللہ مرکزیہ	ممبر
۱۶	" وکیل اعلیٰ صاحب تحریک جدید	ممبر
۱۷	" مرزا عبد الحق صاحب ایڈووکیٹ سرگودھا	ممبر
۱۸	" بشیر احمد خان صاحب رفیق انگلستان	ممبر

درخواستہائے دعا

۱۔ میرے والد مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب آف گھٹیالیاں حال شاہدرہ ٹاؤن عرصہ تین چار ماہ سے بیمار ہیں اور بہت کمزور ہوگئے ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

(عبد العزیز حوالدار۔ شاہدرہ۔ لاہور)

۲۔ میری اہلیہ ابھی تک بیمار ہیں اور امریکن ہسپتال لاہور میں داخل ہیں۔ کمزوری بہت ہے احباب سے درخواست ہے کہ ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(چوہدری یوسف علی مکان ۲۶/۲۱ محلہ دار الرحمت شرقی الف ربوہ)

۳۔ مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب ممبر آف نارنگ منڈی ضلع شیخوپورہ کے فرزند عزیزم مبشر احمد بشیر ایک کیس میں ماخوذ ہیں۔ تاحال ان کی ضمانت نہیں ہوسکی۔ بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے جلد ضمانت ہونے اور پھر باعزت بری ہونے کے سامان پیدا کر دے۔ آمین

(صوفی محمد اسحٰق استاد جامعہ احمدیہ ربوہ)

ذہین اور دلیر
میٹرک پاس نوجوان
"کیوریٹو سیلز فورس"
میں شامل ہو کر خدمت خلق اور ذاتی مہارت وترقی کے میدان میں اپنے جوہر دکھائیں۔
سیلز منیجر کیوریٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ پاکستان
ہیڈ آفس (ڈاکٹر راجہ ہومیو) ربوہ فون ۶۰۶/۶۰۷

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah